بیداری صبح

تحریر☆میاں حبیب اللہ عفی عنہ

خالق ارض وسما کی ذات اقدس لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کی ارفع اور پاکیزہ صفت سے متصف ہے رب اکبر اپنے برگزیدہ اور مقدس نفوس کو بھی اس روح پرور صفت کی عظمتوں اور برکتوں سے سرفراز کرنے کے لئے ان پر بھی رات کے کچھ حصے کی بیداریاں عائد فرماتے ہیں۔

نیز فرقان حمید میں اس قسم کے احکام سورہ مزمل سورہ الذاریت میں بھی اپنے نیک بندوں کے لئے صادر فرمائے گئے ہیں۔

اسی طرح سردار دو عالم رسول عربی ﷺ نے شب خیزی کی تائید وتاکید میں احادیث مبارکہ ارشاد فرمائی ہیں۔ آپ ﷺ نے خود شب بیداری پر متواتر عمل پیرا ہو کر اپنی امت عظیم کو اس کی راحتوں' سکونتوں' عظمتوں اور مسرتوں کو حاصل کرنے پر آمادہ فرمایا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو بھی شب خیزی کا پورا پورا اہتمام تھا بلکہ ان کی مجاہدانہ پاکیزہ زندگیوں کی اعلیٰ ترین مثال تھی کہ آفتاب کی تمازیوں میں وہ میدان کارزار میں گھوڑوں کی ننگی پشت پر بیٹھنا دنیا کا سب سے بڑا انعام تصور کرتے تھے۔ اور شب کی تاریکیوں میں اپنے معبود حقیقی کے حضور مصلّٰی پر کھڑے رہنے کا اعزاز حاصل کرتے تھے!

اسلامی تاریخ کے سنہری اوراق کی شہادت کے پیش نظر ان مٹھی بھر' شب خیزوں کی جماعت مقدس نے سحر خیزی کی بدولت ہی ناقابل فراموش بے شمار فتوحات حاصل کیں وہ نفوس قدسیہ بڑی بڑی طاقتور جابر طاغوتی حکومتوں کے ناقابل تسخیر حصاروں کو شب خیزی کے مطاہر آنسوؤں میں بہا کر لے گئے وہ اپنے بڑے بڑے مشکل مسائل کو سحر کی آہوں سے حل کرنے کے دلدادہ تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم!

اللہ قدیم وکریم کے تقرب کا مقبول ذریعہ بھی شب خیزی میں پنہاں ہے۔ شب خیزی یعنی تہجد کے بغیر کوئی بزرگ تقرب الٰہی سے فیض یاب نہیں ہوسکا۔ اس کی تصدیق حکیم مشرق کتنے پیارے انداز میں کرتے ہیں۔

عطار دہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو۔ کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

بقول مولانا ابوالکلام آزاد دنیا کی تمام سعادتوں سے بڑھ کر صبح خیزی کی سعادت ہے جس کو یہ سعادت نصیب ہو جائے اسے دین ودنیا کے تمام سکون وراحت حاصل ہو جاتے ہیں!

مفکر اسلام علامہ اقبالؒ نے سحر خیزیوں کی تعریف وتوصیف میں تو بیسیوں اشعار لکھے ہیں۔ وہ ملت کی پستیوں، ذلتوں اور ناکامیوں کا علاج بھی الصبح اٹھنے کو تصور کرتے ہیں۔

جس درناب سے خالی ہے صدف کی آغوش
میں نے پایا ہے اسے اشک سحر گاہی میں ......

اسی طرح ڈاکٹر اقبالؒ شب خیزی کے حیات بخش نظریہ کو بڑے زوردار الفاظ میں ماہ کامل کی زبان سے مسلمانوں کو شب خیزی کا سرمدی پیغام دیتے ہیں۔

واقف ہو اگر لذت بیداری شب سے
اونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاک پر اسرار

اسی طرح علامہ مرحوم شب خیزیوں کا پیام عوام ہی کو نہیں دیتے بلکہ خود بھی یورپ میں قیام کے دوران لندن کی سخت ترین سردیوں میں بھی شب بیداری پر پوری طرح کاربند رہے۔ اپنی مایہ ناز تصنیف بال جبریل میں فرماتے ہیں۔

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی

ڈاکٹر اقبالؒ کے ارشاد حقہ کے مطابق وہ نوجوان جو صبح کو دیر سے اٹھنے کے عادی ہیں وہ زندگی میں کامرانیوں سے ہمکنار نہیں ہوسکتے۔ ایسے پست ہمت نوجوانوں کو برملا فرماتے ہیں۔

نہیں ہنگامہ پیکار کے لائق وہ جوان
جو ہوا نالہء مرغان سحر سے مدہوش

محترم قارئین! جواب شکوہ بانگ درا میں امت محمدیہ کے انحطاط اور تنزلی کا بڑا سبب ہی قرار دیتے ہیں کہ اے امت مسلم! تم صبح کی بیداریوں اور قیام اللیل کو فراموش کر چکے ہو۔

کس قدر تم پر گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے

حضرات گرامی! پاکستان کے معرض وجود سے قبل مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم ہر کس وناکس ملاں کی اذان کے ساتھ ہی بیدار ہو کر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوجاتے تھے۔ جس کی برکات سے تمام لوگ خوش حال تھے کسی کو مانگتے اور غربت کی وجہ سے خودکشی کرتے نہیں دیکھا قیام پاکستان کے بعد بھی کچھ عرصہ بیداری کی بہترین عادت سے ملک وملت میں خوب خیر وبرکت نازل ہورہی تھیں۔ لیکن ٹی وی

وغیرہ کی دجال ایجاد نے صبح بیداری کی خوبصورت مبارک عادت کو ختم کروادیا ہے۔ دیگر عیش ونشاط کے ولولے فومی گدوں والے اسرافی بستروں نے جسموں کو اپنے اندر جذب کرلیا ہے۔ ایک ادیب نے عیش و نشاط کی سرمستیوں کی خوب تردید فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں۔

عیش و نشاط ولولے بادہ کشی کے مشغلے
ہیں تو نشاط زندگی لیکن حاصل زندگی نہیں

کیوں حاصل زندگی نہیں سنیئے! فرماتے ہیں

جس کی جبیں ناز میں سجدہ بندگی نہیں
شکل میں آدمی سہی اصل میں آدمی نہیں!

حال ہی میں ایک مسلمان سکالر نے ایک یہودی عالم سے دریافت کیا؟ اب تک اسلام کی پیش گوییوں کے متعلق آپ کیا خیال ہے؟ بتانے لگا اب تک اسلام کی پیش کردہ تمام پیش گوئی سچ ثابت ہوئی ہیں۔ اس پر مسلمان سکالر نے مکرر پوچھا کہ آپ کی کتب میں آئندہ کے لئے کوئی پشین گوئی ہے۔ کہنے لگا ہاں وہ پشین گوئی یہ ہے جب دنیا کے مسلمان نماز جمعہ کی طرح نماز فجر باجماعت ذوق وشوق کثرت سے پڑھنا شروع کردیں گے تو پوری دنیا میں ایک بھی یہودی نظر نہیں آئے گا۔

چنانچہ ہم نے اپنی بقاء کے تدارک کے لئے اربوں کی لاگت سے ایسے ایسے بیہودہ لچر فحش اور برہنہ پروگرام شروع کروادیئے ہیں جن کو دیکھتے ہوئے اکثر مسلمان ابلیس لعین کی غلیظ بغل میں رات کے آخری پہر ایسے بے سدھ اور مدہوش ہوجاتے ہیں فجر کی نماز کے وقت اٹھتے ہی نہیں۔ بقول شاعر۔

نسیم غفلت کی دبوچ لیتی ہے۔ امڈ پڑتی ہیں بلا کی نیندیں
مسجد جا کے فجر نہ پڑھدے۔ مت شیطان نے ماری ہو

معزز قارئین!

علاوہ ازیں انسانی صحت کے لئے صبح کی بیداری سے بڑھ کر اور کوئی تندرست رہنے کا مجرب نسخہ نہیں ہے۔ کیونکہ

صبح کی جو ہوا ہے میرے دوست۔ لاکھوں کی وہ دوا ہے میرے دوست
صبح اٹھنا پیام صحت ہے۔ تندرستی ہزار نعمت ہے

خلوص قلب سے دعا ہے کہ مالک کائنات اپنے خاص فضل وکرم سے نماز فجر باجماعت ادا کرنے کی وافر توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین